10387-نماز حاجت

سوال

میرا سوال نماز حاجت کے متعلق ہے :

یہ کتنی بار ادا کرنی چاہیے، اور اس کی ادائیگی کب ممکن ہے ؟

کیا نماز حاجت اس وقت ادا کی جائے جس میں دعاء کی قبولت متوقع ہو ؟

پسندیدہ جواب

مسلمان کے لیے مشروع یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کی عبادت اس طرح کرے جو اللہ تعالی نے کتاب اللہ میں مشروع کی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں ثابت ہے، اور اس لیے بھی کہ عبادت توفیقی ہوتی ہے، جس میں کوئی کمی و بیشی نہیں ہو سکتی، اس لیے کسی بھی عبادت کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ یہ عبادت مشروع ہے، لیکن جب صحیح دلیل ہو تو مشروع کہا جا سکتا ہے.

جسے نماز حاجت کے سے موسوم کیا جاتا ہے، ہمارے علم کے مطابق یہ ضعیف اور منکر قسم کی احادیث میں وارد ہے، جن احادیث سے کوئی حجت اور دلیل نہیں لی جا سکتی، اور نہ ہی عمل کرنے کے لیے ان احادیث کو دلیل بنایا جا سکتا ہے.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (162/8).

نماز حاجت کے متعلق وارد شدہ حدیث یہ ہے :

عبد اللہ بن ابی اوفی اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"ہمارے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور فرمانے لگے :

جس کسی کو اللہ تعالی یا کسی مخلوق کے سامنے ضرورت اور حاجت ہو تو وہ شخص وضوء کر کے دو رکعت ادا کرے اور پھر یہ کہے :

« لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ أَسْأَلُكَ أَلَّا تَدَعَ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا لِي »

اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ حلیم و کریم ہے، اللہ تعالی پاک ہے، جو عرش عظیم کا رب ہے، سب تعریفات اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، اے اللہ میں تیری رحمت کے واجب ہونے والی اشیاء کا طالب ہوں اور تیری مغفرت کا، اور ہر نیکی کی غنیمت چاہتا ہو، اور ہر گناہ سے سلامتی اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے سارے گناہ معاف کر دے، اور سارے غم اور پریشانیاں دور کر دے، اور جس حاجت میں تیری رضا ہے وہ میرے لیے پوری کر دے.

پھر دنیاوی اور آخرت کے معاملات سے جو چاہے سوال کرے اسے دیا جائیگا"

سنن ابن ماجہ اقامۃ الصلاۃ والسنۃ (138).

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : یہ حدیث غریب ہے ، اس کی سند میں مقال ہے : فائد بن عبدالرحمن حدیث میں ضعیف بیان کیا جاتا ہے ، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : بلکہ یہ بہت ضعیف ہے ، امام حاکم کہتے ہیں : ابواوفی سے موضوع احادیث روایت کی ہیں .

دیکھیں : مشکاۃ المصابیح (417/1).

صاحب سنن والبتدعات نے فائد بن عبدالرحمن کے متعلق امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی کی کلام نقل کرنے کے بعد کہا ہے :

اور امام احمد کا کہنا ہے کہ : یہ متروک ہے ..... اور ابن العربی نے اسے ضعیف کہا ہے .

اور ان کا کہنا ہے :

آپ کو اس حدیث میں جو مقال ہے اس کا علم ہوچکا ہے ، اس لیے آپ کے لیے افضل اور بہتر اور سلیم یہی ہے کہ آپ رات کے آخری پہر اور اذان اور اقامت کے درمیان اور نمازوں میں سلام سے قبل اور جمعہ کے روز دعاء کریں کیونکہ یہ دعاء کی قبولیت کے اوقات ہیں ، اور اسی طرح روزہ افطار کرنے کے وقت .

اور پھر آپ کے پروردگار جل شانہ کا فرمان ہے :

.{تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاء قبول کرونگا}.

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

.{اور جب م0یرے بندے تجھ سے میرے بارہ میں سوال کریں توانہیں کہہ دیں یقینا میں قریب ہوں ، دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے}.

اور ایک مقام پر اس طرح فرمایا :

.{اور اللہ کے لیے اچھے اچھے نام ہیں ، تم اسے ان ناموں سے پکارو}.

دیکھیں : کتاب السنن والبتدعات للشقیری (124).

واللہ اعلم .